اللغة الأردية

اے بہن!
بچ جا!
بچ جا!
بچ جا!

ابھی وقت ہے بچ جا!

أختاه..
فلتتحرري!..

﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ﴾

القصص: (٥٦)

تالیف:
شیخ فضل الرحمن عنایت اللہ

اے بہن!

بچ جا!

بچ جا!

بچ جا!

ابھی وقت ہے بچ جا!

﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ﴾ (القصص:56)

شیخ فضل الرحمٰن عنایت اللہ

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ

نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ

وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ

أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ

فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَهٗ

وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

وَرَسُوْلُهٗ

أما بعد:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ﴾

(سورۃ القصص: آیت:50)

پھر اگر یہ آپ کی بات نہ مانیں تو یقین کر لیجئے کہ یہ صرف اپنی خواہش کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر بس اپنی خواہشات کی پیروی کرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دشمنان اسلام کی عادت بن چکی ہے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف من گھڑت باتیں بناتے رہتے ہیں اورزیادہ تر ہدف عورت ہوتی ہے۔

جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمان عورت کوایسی آزادی مل جائے جس سے اس کی قابلیت اوراس کی طاقت کوقوم وملت کی تعمیر وترقی کے کاموں میں صرف کیا جائے تاکہ وہ بھی مردوں سے کم نہ رہے اوران سے پیچھے رہنے کی بجائے انکے شانہ بشانہ کام کرتی نظرآئے۔

لیکن ان کے نزدیک وہ کون سے طریقے ہیں جوان کی نظر میں عورت کی آزادی ، معاشرے کی ترقی اورعوام کومشاکل کے بھنور سے نکالنے کا معیار ہیں۔جبکہ وہ سمجھتے ہیں کہ عورت معاشرے کی خدمت نہیں کر سکتی،عورت وقت کے تقاضے کے مطابق نہیں چل سکتی،عورت ملک و قوم کی تعمیر وترقی میں کوئی کردارادانہیں کرسکتی۔

مگر......

(1) نقاب اتاردےاور کھلے منہ گھومتی پھرتی رہے۔

(2) بن سنور کر نکلے اور جن اعضاء کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ڈھانپنے کا حکم دیا ہے اسے کھول کر رکھے۔

(3) مغرب کے فیشن کو اپناتے ہوئے کافروں کی مشابہت کرے۔

(4) مردوں کے ساتھ خلوت کرے اور ان کے ساتھ مل کر شانہ بشانہ عملی میدان میں اترے۔

(5) اللہ کے دشمنوں، غیر مسلموں کی عیدوں اور مجالس میں وقت کے تقاضہ کا دعویٰ کرتے ہوئے ایک دوسرے کو ایک ہی معاشرہ سمجھتے ہوئے شرکت کرے۔

(6) فن اور ثقافت کے نام سے ناچ گانے اور موسیقی کو رائج کرے۔

(7) نفسانی شہوات کی تکمیل کیلئے حیاء اور پاکدامنی کے دائرہ سے نکل کر مساوات اور آزادی کا دعوی کرے۔

ذرا غور کیا جائے کہ!!! ملک وملت کی تعمیر وترقی، معاشرے کی اصلاح، خدمت انسانی اور نئی نسل کو پروان چڑھانے کیلئے جو اللہ کے دشمنوں کے دعوے ہیں انکی طرف کوئی بھی عقلمند انسان اگر بغور دیکھے! تو

ان میں سے ایک بات کا بھی ان دعووں سے کوئی تعلق نہیں۔ مثلاً

(1) معاشرے کی ترقی کا عریانی سے کیا تعلق؟

(2) مردوں سے میل جول اور خلوت سے خدمت عامہ کا کیا تعلق؟

(3) مساوات اور آزادی کا شہوت پرستی سے کیا تعلق؟

(4) عورت کے تجربے اور اسکی قابلیت کا فیشن سے کیا تعلق؟

(5) اولاد اور نسل کی خدمت میں پردہ نہ کرنے کا کیا تعلق؟

؟؟؟ کیا وہ عورت جو شرعی پردہ کی پابند ہے وہ بچوں اور معاشرے کی تربیت اس لئے نہیں کرسکتی کہ وہ باپردہ ہے؟

جو اپنے رب کی عبادت کرنے والی ایک مسلمان اور شریعت پر چلنے والی ہے وہ امت کی خدمت کیا اس لئے نہیں کرسکتی کہ وہ صرف اپنے رب کی بات کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی ذات کی حفاظت کرتی اور اپنے سارے معاملات اسی کے سپرد کردیتی ہے؟

ایک زیب وزینت کرنے اور ننگے منہ رہنے والی عورت جس کا سب سے اہم کام ہی فیشن کرنا ہو، کیا وہ معاشرے کی خدمت کرے گی؟

جس کی توجہ ہی زیب وزیبائش پر مرکوز ہو؟

اگر چہ کئی عرب اور مسلم ممالک میں عورتوں نے زیب وزینت اور فیشن دکھایا ہے لیکن ہم نے نہیں سنا کہ وہاں انکی وجہ سے کوئی پیش قدمی ہوئی ہو، معاشرہ میں کوئی عروج آیا ہو یا ان کی معیشت نے ترقی کی ہو۔

پھر بھی معلوم نہیں یہ لوگ اپنی ترقی اور ثقافت کو ایسی چیزوں سے کیوں مربوط کئے ہوئے ہیں کہ جب تک عورت بے حجاب نہ ہوگی، شرم وحیاء کے دائرہ سے باہر نہ نکلے گی ترقی نہ ہوگی۔

کیا یہ ممکن نہیں؟

کیا یہ ممکن نہیں کہ شرعی پردہ میں رہتے ہوئے ایک عورت ڈاکٹر ہو، ٹیچر ہو، پرنسپل ہو، کنٹرولر ہو، ٹریننگ دینے والی، قرآن کی حافظہ یا دین کی طرف دعوت دینے والی ہو؟ کیا انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ انکی صنعت وحرفت اور ٹیکنالوجی میں اگر پیش رفت ہوئی ہے تو زیب وزینت اور بے پردگی سے ہی ہوئی ہے؟

ہم اس بات سے انکار نہیں کرسکتے کہ ظاہر کا باطن سے تعلق ضرور

ہوتا ہے۔لیکن یہ دعوے بھی بالکل بے بنیاد ہیں کہ ترقی کی بنیاد فیشن، بے پردگی اور کھلے منہ آزاد گھومنے پر منحصر ہے۔

پاک دامن عورت کا کردار

ایک باپردہ اور پاکدامن مسلمان عورت امت، معاشرے اور اپنی نسل کی بہت اچھے طریقے سے خدمت کر رہی ہے۔

اور یہ وہی عورت ہے جو اپنی نئی نسل کو غیرت منداور دین اسلام کی حمیت کا سبق دینے کا کردار ادا کر رہی ہے۔جو عزت وناموس، دین اور وطن کی خاطر اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتی۔

یہ وہ عورت ہے جو بڑے اچھے انداز سے صاف ستھرے ماحول میں امانت اور ذمہ داری کے ساتھ اپنی نسل کی تربیت کرتی ہے۔

اس کے برعکس وہ عورت

جو اسلامی تعلیمات کی مخالفت کر کے ترقی کی راہیں دیکھتی ہے۔وہ اپنے رب کی نافرمانی کر رہی ہے،جس نے پردہ اتار دیا، جوزیبائش و آرائش اور زینت دکھانے نکلی اگرچہ وہ اعلیٰ تعلیمی ڈگریاں لئے ہوئے

اونچے منصب پر ہی فائز کیوں نہ ہو۔ لیکن کبھی بھی وہ خاندان کی تربیت تو کیا اسلام کی بھی خدمت نہیں کرسکتی۔ جب اس کے گمراہ عقیدے، بوسیدہ اور جاہلیت کے زمانہ والی فکر کا اظہار ہوجائے اور وہ ان افکار کو اسکول، کالجز اور یونیورسٹیوں میں مسلمانوں کے بچوں میں مستحسن سمجھتے ہوئے پھیلا بھی رہی ہو، تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اپنے گھرانے، معاشرے اور امت کیلئے وبال بن جائے۔

بھلائی کی دعوت

ان مذکورہ دعووں اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے

☆ اے عقلمند بہن! ہم تمہیں ان لوگوں کی بے ہودہ سوچوں اور خباثت کے لبادہ میں لپٹی ہوئی شیطانی افکار سے جنہوں نے دماغوں کو ماؤف، دلوں کو بیمار، آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرہ کررکھا ہے ان سے آزاد ہوجانے اور براءت کا اظہار کردینے کی دعوت دیتے ہیں۔

اے اپنی عزت محفوظ رکھنے والی بہن! یادرکھ! جو سجاوٹ بناوٹ اور ظاہری خوبصورتی میں مبتلا ہوگیا اسے یادرکھنا چاہئے کہ جھاگ کی بنیاد

کیا ہوتی ہے۔؟ اللہ تعالیٰ اس کی مثال بیان فرماتے ہیں:

﴿ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ﴾ (پارہ:13، سورۃ الرعد: آیت نمبر:17)

جھاگ تو ناکارہ ہو کر چلی جاتی ہے۔ لیکن جو لوگوں کو نفع دینے والی (اصل اور خالص) چیز ہے وہ زمین میں رہ جاتی ہے۔

☆ متوجہ ہو وہ بہن ! وہ بہن جس نے

اپنا قبلہ فیشن ہاؤسز کو بنایا اور چہرہ بیوٹی پارلرز کی طرف کرلیا۔ اسے علم ہونا چاہئے کہ سب سے کمزور گھر مکڑی کا ہوتا ہے۔ جسکے بننے میں وقت لگتا ہے لیکن ہوا کے جھونکے سے زمین بوس ہوجاتا ہے۔ ہمارا مسلمانوں کا قبلہ تو اور ہے لیکن یہ الٹا رخ اور ٹیڑھی چال کیوں؟

اپنی مرضی اور اپنی خواہشات کے مطابق چلنے والی بہن! متوجہ ہو!

جن وانس کے شیطانوں کی باتوں میں آکر غلط کام

کر جانے والی بہن! سن لے: عقلمند بن!

اور گناہ کے کاموں سے دوسروں کو بھی منع کر!

نئے سے نئے فیشن کرنے سے بچ جا!!!

اے بہن!

یہ نت نئے فیشن!

جس نے لوگوں کو آزمائش میں ڈال رکھا ہے۔ جس کی قباحت، جس کی شر اور جس کے خطرات کھل کر سامنے آ چکے ہیں۔ ان ڈیزائنوں اور فیشنوں کا اصل مقصد عریانی، انسان کے پوشیدہ اعضاء اور ستر کو ظاہر کرنا ہے۔ سوئے ہوئے جذبات کو ابھارنے اور حرام کی مٹھاس کا مزہ چکھنے کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ عزت کو بچانے، ستر کی حفاظت اور شرم و حیاء سے اعراض اور اجتناب کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

حالانکہ اللہ رب العزت نے مومن عورتوں کو گھر میں ہی رہنے کا حکم دیا ہے اور اگر باہر جانا ضروری ہو تو زیب و زینت اور جسم کی نمائش کے بغیر نکلنے کی اجازت دی ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى﴾

(پارہ: 22،سورۃ الاحزاب: 33) ترجمہ: اپنے گھروں میں قرار پکڑو! (گھروں میں چین سے بیٹھی رہو، اپنے گھروں میں ٹکی رہو) اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو!

مسجد کیلئے خوشبو لگانا

ہمارے رہبر ورہنما پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

کہ عورت اگر گھر سے نکلے تو معطر ہو کر نہ نکلے! فرمایا:

((لَا تَمْنَعُوْا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَاللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ)) (احمد:9643،ابوداؤد:565) ترجمہ: اللہ کی بندیوں کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکو! اگر وہ گھر سے نکلیں تو بغیر خوشبو نکلیں۔

اور دوسری حدیث میں فرمایا:

((إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْباً))

ترجمہ: تم (عورتوں) میں سے جب بھی کوئی مسجد کو آئے تو خوشبو کو ہاتھ بھی نہ لگائے۔ (مسلم:1025)

کہاں ہے؟ وہ عورت

جو باہر جانے کیلئے اتنا میک اپ کرتی ہے جو اپنے خاوند کیلئے بھی نہیں کیا جاتا: حالانکہ خاوند ہی اس لائق ہے کہ اس کے لئے زیب و زینت کی جائے نہ کہ کسی اور کیلئے۔

اور کہاں ہے؟ وہ عورت

جو اخبارات، رسالے، یا ڈیزائن بک کا ہر وقت انتظار کرتی رہتی ہے خواہ وہ لباس کا ہو یا بالوں کا کیسا بھی کوئی نیا ڈیزائن نکلے تو فوراً ان کافروں کی نقل اتارنے میں پہل کی جائے۔

یہ تو ایسا ہے جیسا کہ آسمان سے وحی کا نزول ہونا ہو جس کے انتظار کی گھڑیاں تو مشکل لیکن اس کا چھپانا اور لیٹ کرنا ناجائز ہوگا۔

اور کہاں ہے؟ وہ عورت

جو اپنی چادر، اپنی اوڑھنی کو بڑے فخر سے کندھوں پر ڈال کر نکل رہی ہے حالانکہ عورت کی زینت، اس کا شرف اور اس کی عزت پردہ کرنے، اپنے جسم کو چھپانے اور حیاء کو اپنانے میں ہے۔

اے بہن! ان نت نئے فیشن اور ڈیزائنوں کے چکروں سے بچ جا!

اے بہن!۔۔۔

کافروں کی مشابہت سے بچ جا!

اللہ کی دشمن کافر اور فاسق عورتوں کی مشابہت سے اپنے آپ کو بچالے۔ان جیسا لباس پہننے،ان جیسی زیبائش ،ان جیسی بناوٹ ان کی سجاوٹ اوران جیسے بال کٹوانے اور بنانے سے بچ جا!

اللہ کی قسم!یہ بڑی افسوسناک اور تکلیف دہ بات ہے کہ ایک شریف پاکدامن باعزت اور دین حنیف کو اپنانے والی مسلمان عورت اپنے آپ کو ایک کافرعورت جیسا بنائے جو نہ اپنے رب کی عبادت کرے نہ اس پر صحیح طریقے سے ایمان رکھے اور نہ ہی اس کی بات مانے۔

اور پھر بھی تو اس کی مشابہت کرنا اور اس جیسا بننا چاہتی ہو؟

اے سمجھدار عورت !کیا تجھے علم نہیں کہ یہ ظاہری مشکلات اندرونی مصائب اور پریشانیوں کا مظہر ہوتی ہیں جو مذکورہ خطرات سے کبھی بچا نہیں سکتیں۔ جبکہ شاید تجھے اس بات کا علم نہیں کہ تیرا ''ان کی

مشابہت کرنا'' ان سے محبت رکھنے کا اظہار کرتا ہے اور تجھے مزید ان کی تعظیم کرنے پر آمادہ کر دے گا۔

پھر جب تو نے اللہ کے دشمنوں سے محبت شروع کر دی تو پھر کیسے امید رکھ سکتی ہو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کا خیال رکھے گا؟

اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾

(سورۃ آل عمران: آیت نمبر: 31) ترجمہ: (اے اللہ کے رسول ﷺ! ان سے) کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو! خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

اور اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) (ابوداؤد: 4031)

جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔

خبردار!!! اے سمجھدار بہن!

کافر اور فاسق عورتوں کی مشابہت سے بچ جا!

اے بہن!

مردوں کی مشابہت سے بچ جا!

اگر چہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے عورت بنایا ہے اور تجھے اس زندگی کا بہت بڑا مقصد اور نئی نسل کی پرورش اور ان کی تربیت کی عظیم ذمہ داری سونپی ہے۔

اور یہ ذمہ داری مردوں سے کوئی کم نہیں بلکہ ان سے زیادہ ہے کیونکہ تو ہی ایک تربیتی ستون ہے تیری وجہ سے ہی یہ اولاد عالی مرتبہ اور عزت والے منصب و مقام پر فائز ہوتی ہیں۔

تیری ذات تو بذات خود ایک نصف امت ہے اور پھر جو بچے جنتی ہو اس سے امت کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

جب تجھے دین اسلام نے اتنا مرتبہ دے رکھا ہے تو پھر تو کیوں مردوں جیسی ڈھال چال پسند کرتی ہو! ان جیسا لباس، ان جیسی گفتگو، ان جیسی چال اور ان جیسے بال کٹوا کر ان کی مشابہت کیوں کرتی ہو!

تجھے اللہ نے کتنا رتبہ دیا ہے! کیا تجھے یہ رتبہ پسند نہیں؟

یہ پتلون کیوں پہننا چاہتی ہو؟ جب کہ تجھے علم ہے کہ یہ مردوں کا لباس ہے۔تو اپنے برقعے اور اپنی چادر کو کندھوں پر کیوں رکھنا چاہتی ہو؟ جب کہ تجھے علم ہے کہ یہ بندوں کی عادت ہے۔تو کیوں بچوں کی طرح بال کٹوانا اور آدمیوں کی طرح سٹائل بنانا چاہتی ہو؟

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ)) (صحیح الجامع الصغیر:5433) جن عورتوں نے مردوں کی اور جن مردوں نے عورتوں کی مشابہت کی وہ ہم میں سے نہیں۔ (یعنی امت محمد ﷺ سے نہیں) دوسری حدیث میں ہے۔

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ)) (بخاری:5885)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ان مردوں پر جو عورتوں جیسا چال چلن اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں جیسا

چال چلن اختیار کریں۔ ایک اور حدیث میں ہے۔

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلیَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبِسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ تَلْبِسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ)) (ابوداؤد:4098)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اس آدمی پر جو عورتوں جیسا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مردوں جیسا لباس پہنتی ہے۔

اور مزید ایک حدیث میں ہے۔

((لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُتَرَجِّلَا تِ مِنَ النِّسَاءِ)) (بخاری:5886)

لعنت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر جو مردوں جیسی چال چلن اختیار کریں۔

اے بہن! کیا ضروری ہے مردوں کی مشابہت کرنا!

بہتر ہے کہ لعنت والے کام کرنے سے بچ جا!!

اور اپنی عزت محفوظ رکھنے کیلئے مردوں کی

مشابہت سے اعراض کر لے!

☆☆☆

اے بہن!!!

غیر مسلموں کی محفلوں میں شرکت سے بچ جا!

اللہ کے دشمنوں کی عیدوں، ان کی محفلوں اوران کی پارٹیوں میں شمولیت سے بچ جا! ہم مسلمان ہیں ہمارے لئے بس دو ہی عیدیں ہیں۔ایک عیدالفطراورایک عیدالاضحیٰ۔

یہ دونوں ہی اطاعت کے موسموں کے ساتھ مخصوص ہیں ایک رمضان المبارک کے موسم سےاور دوسری حج بیت اللہ کے موسم سے۔

انکے علاوہ دوسری عیدیں اگر چہ مسلمانوں کی اپنی جاری کردہ ہیں جیسا کہ میلادالنبی ﷺ اورشعبان کی پندرہویں وغیرہ لیکن انکا تعلق بدعت مذمومۃ سے ہے۔جن کیلئے سنت مطہرہ سے کوئی ثبوت نہیں۔

اسی طرح وہ عیدیں جو کافروں نے ایجاد کررکھی ہیں جیسے عید حب،عید شمس،عید رأس وغیرہ ان سب کا جو اضافہ کیا گیا ہے یہ سب اپنی طرف سے ہیں۔اورانکی ان عیدوں،ان محفلوں اوران پارٹیوں میں شمولیت

کرنا ان سے محبت، بھائی چارے اور تعلقات کو فروغ دینے، ان کے عقائد کو اچھا سمجھنے اور ان سے دوستی کا اظہار کرنا ہے۔

اللہ کریم کا ارشاد ہے۔

﴿ لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَ هُمْ أَوْ أَبْنَاءَ هُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ط أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِّنْهُ ط وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ط رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ط أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ط أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴾

(پارہ:28، سورۃ المجادلہ: آیت نمبر:22)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے۔ اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا انکے قبیلے سے ہی کیوں نہ ہوں (ان کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں) یہی

وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو لکھ دیا ہے۔اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے۔اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے۔اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں۔یہ اللہ کا لشکر ہے اور تم آ گاہ رہو! بے شک اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔

خبردار: اے مسلمان بہن!

ایسی محفلوں میں شمولیت سے بچ جا!

☆☆☆☆☆

اے مسلمان بہن!

مردوں سے خلوت کرنے سے بچ جا!

مردوں سے علیحدگی میں جانے اور ان سے میل جول سے اپنے آپ کو بچالے! یہ دونوں ایسی عظیم بیماریاں ہے جو حیاء کو ختم کرنے اور بدکاری کی طرف لے جانے والی ہیں۔

☆☆☆ خلوت کے بارے میں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم کا فرمان ہے ((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ))(بخاری:111، مسلم، الحج:3336)

کوئی آدمی عورت کے ساتھ محرم کے بغیر خلوت میں نہ رہے۔

اور فرمایا:((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ)) (ترمذی:1171) ترجمہ: کوئی آدمی بھی عورت کے ساتھ خلوت میں نہیں ہوتا مگر ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

اور جب تیسرا شیطان ہوگا تو یقیناً انہیں برائی، بدکاری اور عزت لوٹنے کی طرف مائل کرے گا۔ اگر وہ برائی کے مرتکب نہ بھی ہوں تو کم از کم ان کے درمیان غیر شرعی رابطہ تو ضرور قائم ہوگا۔

میل جول: اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عام راستے میں بھی مردوں کے ساتھ میل جول سے منع فرمایا:

عَنْ أَبِیْ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَدِ اخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ: ((اسْتَاخِرْنَ فَلَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ عَلَيْكُمْ بِحَافَاتِ

الطَّرِيْقِ))(ابوداؤد:5272،مشکوۃ المصابیح:4727)

جناب ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے یہ بات اس وقت سنی جب مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے اور مردوں اور عورتوں کا راستہ میں اختلاط ہو گیا تو اس وقت آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے کہ عورتو! پیچھے ہٹ جاؤ! تمہارا کوئی حق نہیں کہ راستے کے درمیان چلو۔تم ایک طرف ہو کر چلو! تو پھر (اس بات کا اتنا اثر ہوا کہ) عورتیں دیوار کے ساتھ اتنا لگ کر چلتیں کہ ان کے کپڑے بھی دیواروں سے لٹک جایا کرتے۔

جب اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عام شاہراہوں پر میل جول سے منع فرما دیا تو پھر بند جگہوں پر ملنا کیسے درست ہو سکتا ہے مثلاً: نوکری کرتے ہوئے کمروں میں، کمپنیوں، فیکٹریوں اور ایسے ہی بازار اور مارکیٹوں وغیرہ میں کیسے علیحدگی اور ملاقات کرنا مناسب ہے۔ اے اللہ کی بندی! اپنے آپ کو سنبھال لے! اور مردوں کے ساتھ علیحدگی اور میل جول سے اپنے آپ کو بچا لے!

اے بہن!!!

نماز میں تاخیر کرنے سے بچ جا!

نماز میں تاخیر اور نماز ترک کرنے سے بچ جا! اور یہ بات جان لے! کہ نماز اسلام کا ایک ستون ہے اور جس نے اسے ترک کر دیا اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ﴾

(سورۃ المدثر:42,43) تمہیں دوزخ میں کس نے ڈالا؟ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔ دوسری جگہ پر اللہ کریم نے فرمایا:

﴿فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيّاً﴾ (سورۃ مریم:59) ترجمہ: پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے، سو ان کا نقصان ان کے آگے آئے گا۔

(انہیں جہنم کی وادی ''غیّ'' میں پھینکا جائے گا)

اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ))

(مسلم :256،الایمان) بندے کے درمیان اور کفر و شرک کے درمیان جو فرق ہے وہ نماز ادا نہ کرنے کا ہے۔(جس نے نماز کی پابندی کر لی وہ بندہ بھی ہے اور مسلمان بھی ورنہ......xx)

اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا گیا:((أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ))

کہ اللہ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے؟ فرمایا:

((اَلصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا)) نماز اس کے وقت پر ادا کرنا۔

(بخاری:527،مسلم:264)

اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:((أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ يَومَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاة فَإِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ سَائِرُ عَمَلِهِ وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ))(صحیح الجامع الصغیر: 2573)

سب سے پہلے قیامت کے روز بندے سے جو سوال ہوگا وہ نماز کے بارے میں ہوگا۔اگر اس کی نماز درست ہوئی تو سارے اعمال درست

ہوں گے۔اور اگر نماز ہی درست نہ ہوئی

تو سارے اعمال ناکارہ ہوں گے۔

اے مسلم بہن:

تو اسلام کے ارکان میں سے ایک عظیم رکن کو کیوں ضائع کرتی ہے جب کہ اس کو چھوڑنے میں کسی کام میں برکت ہے، نہ سکون، نہ بہتری نہ کامیابی۔اور اس کو ادا کرنے میں جو رکاوٹیں بننے والی چیزیں ہیں ان کو کیوں دور نہیں کرتی اور ان سے کیوں اعراض نہیں کرتی؟

مثلاً: تیری زیب و زینت، کپڑوں کی بناوٹ وسجاوٹ، گھر سے باہر جانے کی تیاری اور ایسی مجالس میں جانے کی تیاری میں جس میں سوائے حسرت وندامت کے اور کچھ نہیں ملنے والا۔

اے عقلمند اور مسلم بہن!

بہتر ہے ایسے حالات اور ایسے گناہ کے پروگراموں میں جانے سے رک جا: ایسی محفلوں میں شمولیت سے رک جانا بھی ثواب ہے۔

اے بہن! بچ جا!
کسی کا مذاق اڑانے سے

بچ جا! ان بندوں اور عورتوں پر باتیں بنانے، مذاق اور مسخری کرنے سے جنہوں نے کوئی جرم اور غلطی نہیں کی اور تیرے معاملہ میں انہوں نے کبھی زبان نہیں کھولی۔

ایسا ہونے کے باوجود تو ان پر زبان درازی کرے یا مسخری کرے تو کتنا بڑا جرم ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَومٌ مِّن قَوْمٍ عَسَى أَن يَكُونُوا خَيْراً مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاء مِّن نِّسَاء عَسَى أَن يَكُنَّ خَيْراً مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ (سورۃ الحجرات:11)

ترجمہ: اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں، اور عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں۔ اور آپس میں ایک دوسرے

کے عیب نہ ٹٹولو! اور نہ کسی کو برے لقب دو!

اور اس سے زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ مذاق میں ہی اسلامی باتوں شرعی احکامات اور اس کے آداب کا بھی لحاظ نہ رکھے اور مذاق مذاق میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو رگڑا لگادے جو کہ صراحتاً کفر ہے اور اسلام سے نکل جانا ہے۔ عیاذاباللہ۔

اللہ کریم ان لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں اور فیصلوں کا مذاق اڑایا کرتے۔

﴿وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ﴾ (سورۃ التوبہ: 65،66)

''اگر آپ ان سے پوچھیں تو صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یونہی آپس میں ہنسی مذاق اور دل لگی کر رہے تھے۔ کہہ دیجئے! اللہ، اسکی آیات اور اسکا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کیلئے رہ گئے ہیں۔ تم بہانے نہ بناؤ! یقیناً تم

اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہو گئے۔ اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگزر بھی کرلیں تو کچھ لوگوں کو ان کے سنگین جرم کی سزا بھی دیں گے''۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یہ دلیل ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ ایسی اور بھی کئی آیات ہیں۔

سماحۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اسلام کا مذاق اڑانا یا اسکی کسی بات کا مذاق اڑانا ''کفرِ اکبر'' ہے۔

اور جو شخص کسی دیندار شخص کا، اس کی نمازوں یا اس کے دین پر پابند رہنے کی وجہ سے اس کا مذاق اڑاتا ہے وہ ایسا ہے جیسے اس نے دین کا مذاق اڑایا ہے۔ تو ایسے لوگوں کی محفلوں میں بیٹھنا یا ان سے دوستی کرنا کسی کیلئے بھی جائز نہیں۔

بلکہ ایسی باتوں سے جتنا ممکن ہو رکنا اور دوسروں کو روکنا چاہئے اور ایسے لوگوں کی صحبت اور ایسی نامناسب حرکات سے بچ جانا چاہئے۔

لہٰذا: اے عقلمند بہن! ایسی مسخری اور ایسے مذاق اڑانے سے بچ جا!

اے بہن!!!

لعن طعن سے بچ جا!

اے بہن! اپنے آپ کو غصے، گالیوں اور لعن طعن سے باز رکھ!

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ)) (بخاری:6114، مسلم:6809)

پہلوان وہ نہیں جو کشتی کرنے میں غالب آجائے بلکہ اصل پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پالے۔

ایک آدمی نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے! تو آپ ﷺ نے فرمایا:((لَا تَغْضَبْ)) غصہ نہ کیا کر! اس بات کو کئی مرتبہ دہرایا اور فرمایا:((لَا تَغْضَبْ)) غصہ نہ کیا کر! (بخاری:6116) اور ارشاد فرمایا:((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ)) (بخاری:48، مسلم:28) مسلمان کو گالی دینا فسق اور

اس کا قتل کفر ہے۔ مزید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
((لَعْنُ الْمُؤمِنِ كَقَتْلِهِ)) (بخاری:6105، مسلم:316) مومن پر لعنت بھیجنا اسے قتل کرنے کے برابر ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:((لَيْسَ الْمُؤمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ)) مومن طعنے دینے والا، لعنت کرنے والا، فحش باتیں کرنے والا، (بے حیائی کی باتیں، بری باتیں کرنے والا) اور زبان دراز نہیں ہوتا۔ (ترمذی:1977)

میری بہن!

یہ علامات ہیں طیش میں آنے، عجلت کرنے، دین کی کمی اور اس کی کمزوری کی اور جوان علامات کا عادی بن جاتا ہے تو وہ کسی وقت بھی غصہ میں آسکتا ہے اور اسلامی باتوں کو، دین کے احکامات، رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور ان کے طریقہ مبارکہ سے گستاخی تک پہنچ سکتا ہے جو کہ کفر اور دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ اللہ

کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی سختی سے گالی گلوچ کرنے سے منع فرمایا:۔ارشاد گرامی ہے:

مرغ کو گالی مت دو!

((لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلَاةِ))(ابوداؤد:5101)

کہ مرغ کو گالی مت دو! وہ نماز کیلئے بیدار کرتا ہے۔

اور فرمایا:((لَا تَسُبِّي الْحُمَّى)) بخار کو گالی مت دو! (مسلم)

وہ مرغ جس میں عقل نہیں اور بخار جو ایک بیماری ہے۔ان کو گالی دینے سے جب منع کر دیا گیا ہے تو ایک مسلمان کو گالی دینا اس پر لعن طعن کرنا یا اس کو تکلیف دینا کیسے جائز ہوگا۔

خبردار! اے عقلمند بہن ایسی فضول اور نامناسب عادات سے رک جا!

اے بہن! زبان سے تکلیف دینے، جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ کی آفات سے بچ جا! آپ کے خالق و مالک رب کریم نے فرمایا:

﴿مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (سورۃ:ق،18)

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "انسان زبان سے کوئی ایسا کلمہ

نہیں نکالتا مگر اس پر نگران موجود ہیں جو اسی وقت اس کو لکھنے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔ کوئی کلمہ اور کوئی حرکت وہ نہیں چھوڑتے۔

جیسا کہ اللہ کریم نے خود بتایا: ﴿وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ﴾ (سورۃ الانفطار: 12-10)

ترجمہ: یقیناً تم پر نگہبان عزت والے، لکھنے والے مقرر ہیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔

تمہارے اعضاء تمہارے ہی مخالف ہونگے

بہن یاد رکھ! اگر تو نے اسے بری باتوں، دوسروں کو بے عزت کرنے اور ان کو ذلیل کرنے سے نہ بچایا تو یہ تیری زبان اور تیرے اعضاء قیامت کے روز تیرے خلاف بھی ہو سکتے ہیں۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

﴿يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (پارہ: 18، سورۃ النور: آیت نمبر: 24)

اس دن (قیامت کے روز) انکی زبانیں انکے ہاتھ اور ان کے پاؤں

ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

اب تُو بتا: کہ اس دن تیرا کیا حال ہوگا اگر تو نے اپنی زبان کو قابو نہ کیا جھوٹ بولنے، غیبت، چغلی اور لوگوں کے خون چوسنے اور گوشت نوچنے سے۔ کیا تو اللہ کے اس قول سے نہیں ڈرتی؟

﴿إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ﴾ (پارہ:14، سورۃ النحل: آیت:105)

ترجمہ: جھوٹ وافتراء تو وہی باندھتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((اِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَاللّٰہِ کَذَّاباً)) (مسلم:6805)

جھوٹ سے بچو! کیونکہ **جھوٹ برائی** کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی راہ ہے۔ بے شک انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے

ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

کیا تو اپنے رب کے اس قول کی اطاعت نہیں کرتی:

﴿ وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضاً أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوهُ ﴾ (سورة الحجرات: آیت:12)

ترجمہ: تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے! کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے۔؟ جب کہ تم (خود اپنے لئے) اسے ناپسند کرتے ہو۔

کیا تجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ واقعہ سے ڈر نہیں لگتا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمُشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ أَعْرَاضِهِمْ)) (مسند احمد: 13364، ابوداؤد: 4878)

جب مجھے معراج کرائی گئی تو میرا ایک ایسے گروہ سے گزر ہوا جن کے ناخن پیتل کے تھے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں

نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا (غیبت اور چغلی کر کے) گوشت کھاتے رہے اور ان کی عزتوں کے پیچھے پڑے رہے۔

(یعنی بے عزتی کرنے کیلئے کھوج نکالتے رہے)

کیا تجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کا خیال نہیں؟

((يَامَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يَدْخُلِ الِايمَانُ قَلْبَهٗ ،لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ ،فَاِنَّهٗ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ اِتَّبَعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَن يَّتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ فِيْ بَيْتِهٖ))

(ابوداؤد: 4880، احمد: 19277)

اے لوگو! جو زبان سے تو ایمان لائے ہو جن کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوا۔ تم مسلمانوں کی

غیبت نہ کرنا! اور نہ ہی انکی عزتوں کی پامالی کے پیچھے لگے رہنا! جو انکی عزتوں کے پیچھے رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی عزت کے پیچھے رہے گا۔ اور جسکی عزت کے پیچھے اللہ رہے گا وہ گھر میں ہی ذلیل ورسوا ہو جائے گا۔

غیبت : بہن ! غیبت اس کو کہتے ہیں کہ کسی کا ذکر اس کے موجود نہ ہونے پر کیا جائے ۔ اور

نمیمہ : اس کو کہتے ہیں کہ کسی کی بات کو فساد پیدا کرنے کیلئے دوسروں تک پہنچایا جائے ۔ اللہ کا فرمان ہے ۔

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ﴾ (سورۃ الھمزہ: آیت نمبر: 1)

ترجمہ: بڑی ہی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا، غیبت کرنے والا ہو ۔ اور اللہ کا فرمان ہے: ﴿هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ﴾ (سورۃ القلم: آیت نمبر: 11) کمینہ، بے وقار، عیب گو، چغل خور ۔

اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ)) (مسلم: 303)

چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا

اے بہن اپنے آپ کو غیبت اور چغلی جیسی عادت سے دور رکھ! اور ان کی آفات سے اپنے آپ کو بچا کر اپنی جان کو آزاد کرا لے ۔

اے بہن !!!

ڈش انٹینا سے بچ جا!

سٹلائٹ چینلز، ڈش انٹینا، کیبل، قنوات فضائیہ دیکھنے سے منع ہو جا:

قنواتِ فضائیہ ہوں یا غیر فضائیہ ان سے برائی، بداخلاقی، عادات رذیلہ، عریانی، فحاشی اور بدمعاشی کے طریقے سیکھنے کے علاوہ اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ برائی کو ترقی اور تازہ معلومات کے لبادے میں لپیٹ کر پیش کیا جاتا ہے، نام خبروں اور معلومات عامہ کا ہوتا ہے لیکن اسی میں غیر ضروری اشیاء اور بے حیائی دکھائی جاتی ہے۔

خصوصاً دو جنسوں کے درمیان حرام کام کو مزین کر کے دکھایا جاتا ہے اور بعض اوقات تو ہم جنس کے تعلقات کو بڑے مناسب انداز میں پیش کر کے بے غیرتی کے فنون سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ بے غیرتی جنس پرستی، شراب نوشی، نشہ آور اشیاء اور مختلف طریقوں کے جرائم کی ٹریننگ میسر ہوتی ہے۔ ان پروگرامز کے دیکھنے سے دینی، صحی، نفسی،

اجتماعی اور مادی نقصانات کے علاوہ مزید بہت سے نقصانات ہیں۔

سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ انسان اللہ کو بھول جاتا ہے۔نمازوں کی ادائیگی میں غفلت کر جاتا ہے۔

اور یہ پہلے تو میاں بیوی کے درمیان عدم کفایت اور عدم اعتماد کی خلیج بڑھانے کا سبب بنتا ہے پھر فحاشی کے راستے کھول دیتا ہے۔خاوند طرح طرح کی خوبصورت، فیشن والی، نیم عریاں اور ناچتی گاتی، اپنی بیوی سے زیادہ خوبصورت اور مزین عورتیں دیکھے گا تو اس کا دل کیا اپنی بیوی سے نہ اٹھے گا۔

اور وہ بیوی جب مردوں کے ننگے جسم، مضبوط اعضاء اور جوانوں کی مستیوں کو دیکھے گی تو اپنے خاوند سے وہ بھی کیسے راضی رہ سکے گی؟

اور اگر کچھ نہ ہوگا تو ان ڈیشوں، ان ٹی ویز، ان ڈراموں وغیرہ کے دیکھنے کا کم از کم یہ نتیجہ تو نکلے گا کہ آنکھیں، کان اور دیگر اعضاء زنا میں ڈبکی لگانے سے بچ نہیں سکتے۔

جیسا کہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:((كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ

نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنٰى، مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظْرُ، وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمْتَاعُ و اللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، والرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَ يُكَذِّبُهٗ))

(بخاری:6612، مسلم:6925، القدر)

ترجمہ: آدمی کے حصہ میں جو زنا کا حصہ لکھا گیا وہ لامحالہ ضرور مل کر رہے گا۔ آنکھوں کا زنا: دیکھنا ہے، کانوں کا زنا: سننا ہے، زبان کا زنا: بولنا ہے اور ہاتھوں کا زنا: پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا: چل کر جانا ہے اور دل مائل ہوتا اورخواہش کرتا ہے اب شرمگاہ اس کی تصدیق کرے یا منہ موڑ لے۔

سنبھل جا! اے بہن! شیطان اپنا ہرحربہ استعمال کررہا ہے۔

کوئی عورت یا کوئی مرد اس کے سامنے پہلوانی کا دعوی نہیں کرسکتا:

لٰہذا: ان پروگراموں کے زہر سے بچ جا! اور سنبھل جا!

اللہ ہم سب کو بچا کر رکھے: آمین۔

بچ جا!

اے بہن! گانا سننے سے بھی بچ جا!

یہ زبان اور کانوں کی آفات سے بڑی آفت ہے اور موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی اکثریت اس آزمائش اور آفت سے دوچار ہے۔

جس کی وجہ سے دلوں کو پریشانی، بے چینی، افسردگی، شقاوت قلبی، اللہ کے ذکر سے اعراض، اس کی کتاب کی تلاوت کیلئے وقت نہ ملنے کی بناء پر دلوں میں سختی آچکی ہے، لوگوں سے علیحدگی اور نفرت زیادہ ہو رہی ہے۔ یہی سبب ہے کہ ایک بندے کے دل سے غیرت کم ہوتی چلی جارہی ہے۔ علماء کرام کا فرمان ہے۔

کہ گانا بجانا، زنا کا پیش خیمہ ہے، یہ بدکاری کا پیغام ہے، شیطان کی اذان ہے۔ گانا دلوں میں نفاق پیدا کرتا ہے، سوء خاتمہ اور بدانجامی کی طرف لے جاتا ہے، آخری لمحات زندگی کو بھلائی سے بیگانہ بنادیتا ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ﴾ سورہ لقمان: آیت نمبر:6)

ترجمہ: اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں تاکہ لاعلمی میں اللہ کی راہ سے لوگوں کو بہکائیں۔

صحابیٔ رسول ﷺ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''لھوالحدیث'' کا مطلب گانا بجانا ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ)) (بخاری:5590) میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو بدکاری، ریشم، شراب اور ناچ گانے کو حلال سمجھیں گے۔

اے بہن! گانے اور موسیقی کے قریب نہ جا۔

اپنے آپ کو شیطانی آوازوں تک پہنچنے پہنچانے سے آزاد کر لے!

اپنا یہی وقت اللہ کے ذکر اور تلاوت قرآن میں لگا لے!

ثواب بھی ہوگا اور دلی اطمینان وسکون بھی نصیب ہوگا۔

اے بہن!

توبہ میں تاخیر نہ کر!!!

اے بہن! لمبی!!!!! امیدوں اور توبہ میں تاخیر سے اپنی جان چھڑا لے! تجھے علم ہونا چاہیئے کہ موت اگر اچانک آجائے تو اس کیلئے کیا تیاری کی ہے؟

ٹیلیفون پر چھیڑ چھاڑ کرنے سے بھی بچ جا! اپنی عزت کو محفوظ کر لے! کہ اسی وجہ سے کئی گھرانے اجڑ گئے، کئی عزتیں لٹ گئیں، خاندان تباہ ہوگئے اور کئی قسم کے جرائم نے سر اٹھایا۔

اے بہن! بری صحبت سے بھی گریز کر! جہاں سے تمہیں نہ بھلائی کا سبق ملے گا، نہ بہتری کی تلقین ہوگی اور نہ کوئی برائی سے روکنے والا بلکہ بہتر یہ ہے کہ نیک، صالح، پاکیزہ، اور اچھے اخلاق والیوں کی مجلس میں بیٹھنے کی عادت بنالے۔

اے بہن! فضول خرچی اور مال کو ضائع کرنے سے پرہیز کر! قناعت،

صبر، اچھی فکر اور بہتر تدبیر کو اپنا شیوا بنالے۔

اے بہن! جس کام میں کوئی فائدہ نہیں اس میں وقت ضائع مت کر! تمہیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ وقت انسان کے پاس سب سے قیمتی اور نفیس سرمایہ ہے۔ اسے برائی سے بچایا جائے اور نیکی کے ساتھ گزارہ جائے۔

اے بہن! رمضان کے مہینے میں سونے اور کھانے پکانے میں وقت ضائع مت کر! یہ مہینہ دن کو روزہ رکھنے اور رات میں قیام کا مہینہ ہے۔ یہ مہینہ صیام وقیام کا مہینہ ہے۔ کھانے پینے کا نہیں۔

آخر میں بہن یاد رکھ! اپنے آپ کو قطع رحمی اور والدین کی نافرمانی سے بچالے! قطع رحمی کرنے والا اور والدین کا نافرمان جنت میں نہ جائے گا۔ ان نافرمانیوں اور گناہوں سے اپنے آپ کو آزاد کرالے اور جنت کا حق دار بنالے۔ پیغام پہنچانا ہمارا کام ۔ ہدایت دینا اللہ کا کام

وصلی اللہ علیہ و علی الہ و أصحابہ و نریانہ

ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین

فہرست

عنوان	صفحہ
غیر مسلم کیا چاہتا ہے؟....................	5
عورت کیلئے کیا ممکن نہیں؟..............	8
پاکدامن عورت کا کردار................	9
بھلائی کی دعوت..........................	10
نئے فیشن کی جستجو.......................	12
کافروں کی مشابہت......................	15
مردوں کی مشابہت......................	17
غیر مسلموں کی محفلیں....................	20
مردوں سے خلوت........................	22
نماز میں تاخیر کرنا........................	25

عنوان	صفحہ
کسی کا مذاق اڑانا....................	28
لعن طعن کرنا....................	31
مرغ کو گالی دینا....................	33
تمہارے اعضاء تمہارے ہی مخالف.......	34
جھوٹ ایک برائی ہے....................	35
غیبت اور چغلی....................	37
ڈش انٹینا....................	39
گانا سننا....................	42
توبہ میں تاخیر....................	44

بحمد اللہ تمت

باہتمام:

المكتب التعاوني للدعوة والارشاد وتوعية الجاليات شرق جدة

من إصداراتنا باللغة الأردية

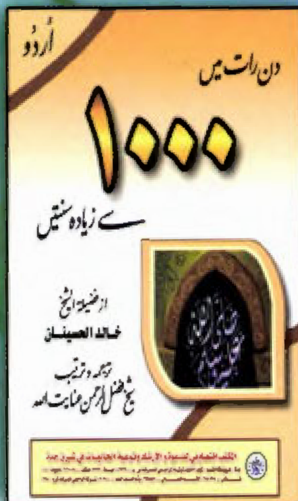

المكتب التعاوني للدعوة و الإرشاد وتوعية الجاليات في شرق جدة

جدة - طريق مكة القديم - كيلو ٢ خلف مصرف الراجحي ص. ب ١٠٣١٢٢ جدة ٢١٣٢١ هاتف ٦٢٠٠٠٠٤ تحويلة ١١١

فاكس: ٦٢١٠٢٩٨ القسم النسائي ٦٣٤٤٤٤٢ رقم الحساب العام ٣٧٨٦٠٨٠١٠٠٢٤٠٠٧ مصرف الراجحي